سوال

(162) مشترکہ زمین میں تعمیر مسجد جائز نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بارہ (۱۲) اشخاص نے ایک قطعہ زمین خریدی، اوران میں ایک ہندو بھی ہے، بعد خریدنے کے پانچ سو آدمیوں کو نفع اور نقصان کا شریک کرلیا، اور سو سو روپیہ ہر ایک شخص سے لےلیے، اوران پانچ سو میں غریب اور یتیم اور بیوہ عورتیں شریک ہیں، بروقت نیلام کرنے کے اکثر شرکاء موجود تھے۔ بعد نیلام کرنے کے ایک قطعہ زمین کل میں سے ان بارہ (۱۲) آدمیوں نے علیحدہ کردی، اور یہ کہا کہ نیچے ہٹھک اوراوپر مسجد بنائیں گے، مسجد بنانا اس طرق سے درست ہے یا نہیں، اوراکثر شرکاء مسجد بنانے میں راضی نہیں ہیں، اوراپنے حصہ کی قیمت چاہتے ہیں۔ اگران حصہ داروں میں سے ایک شخص بھی تعمیر مسجد سے ناراض رہا، تو تعمیر مسجد درست ہوئی یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت ہذا میں مسجد بنانا جائز نہیں، اس واسطے کہ جب زمین مشترکہ ہے، اوراس کے ہر ہر جزو میں ہر شخص کا حصہ ہے۔ اور بعض اشخاص بدون رضامندی دیگر شرکاء مسجد بنانا چاہتے ہیں۔ تو یہ ہرگز جائز نہیں، اوراگر بنادیں گے، توظالم قرار دیئے جاویں گے، کیوں کہ حق یتیمان و بیوگان تلف کرتے ہیں، اوراگر وقف بھی کردیں گے تو وہ وقف باطل ہوگا، بحر الرائق میں ہے:

"فلوا استحق الوقف بطل"

''اگر کوئی حق ہو، تو وقف باطل ہوجائے گا۔''

اورظاہر ہے کہ وقف کے واسطے ملک شرط ہے، بحر الرائق میں ہے:

"من شرائطه الملک وقت الوقف حتی لو غصب ارضا فوقفها ثم اشتراها من مالکها ودفع الثمن الیه اوصالح علی مال دفعه الیه لا تکون وقفا"

یعنی شرائط وقف سے مالک ہونا ہے شے موقوفہ کا وقت وقف کے، یہاں تک کہ اگر وقف کیا زمین، مغصوبہ کو اور پھر خرید لیا مالک سے اور قیمت بھی دے دی یا صلح کی مال پر، تو بھی وقف صحیح نہیں ہوگا، کیوں کہ وقت وقف کے مالک نہ تھا، اوریہاں تو اس قدر شرکاء ہیں، جب تک ایک بھی ناراض رہے گا، یا ان میں سے کوئی کافر ہوگا، تو وقف جائز نہ ہوگا واسطے مسجد کے، کیوں کہ کافر کا مال مسجد میں لگانا جائز نہیں، ہاں بعض شرکاء اگر قطعہ زمین خرید لیں اور کل شرکاء راضی ہوجاویں، یا بعض شرکاء اپنا حصہ علیحدہ کرلیں، اور قیمت ادا کردیں تو درست ہوگا، یا قیمت کل شرکاء کو تقسیم ہوجاوے گی، ان کی رضا سے۔ فقط (حررہ محمد کرامت اللہ، الجواب صحیح فتح مدرست فتح پوری مدرس مدرسہ حسین بخش، فقیر)

(محمد حسین، یقال لہ ء ابراہیم حبیب احمد، محمد وصیت علی مدرس فتح پوری)

واضح دلائل ہو، کہ اصل شرکت ہی مسئلہ میں صحیح وجائز نہیں، یہ تقریر جواب شے اور ہے، یہ تقریر بعد شرکت صحیح ہونے کے ہوگی۔

"والضرب الثانی شرکۃ العقود ووکھا الایجاب والقبول وھوان یقول احد ھما شارکتک فی کذا اوکذا ویقول اا لخر قبلت ثم ھی اربعۃ اوجہ مفاوصۃ وعنان و شرکۃ الصنائع و شرکۃ الوجوہ فامان شرکۃ مفاوضۃ فھی ان یشترک الرجلان فیساویان فی مالھما و تصرفیھما ودینھما لخ کذافی الھدایۃ ولا بین مسلم والکافر کذافی متن الھدایۃ واللہ اَعلم" محمد یعقوب (سید محمد نذیر حسین۔ فتاویٰ نذیریہ ص۲۰۵ جلد اول)

''دوسری قسم شرکت عقود ہے، اور اس کا رکن ایجاب وقبول ہیں اور وہ اس طرح ہے کہ ایک کہے، میں نے تجھے فلاں چیز میں شریک کیا، اور دوسرا کہے میں نے قبول کیا، پھر اس کی چار قسمیں ہیں شرکت مفاوضہ، وعنان و شرکت صنائع اور شرکت وجوہ، اور شرکت مفاوضہ یہ ہے کہ دو آدمی ہوں، اور مالیت، تصرف اور قرض میں برابر ہوں۔ اور یہ شرکت کافر اور مسلمان میں نہیں ہو سکتی۔''

تشریح :... سوال کے دو پہلو ہیں، ایک تو زمین مشترکہ میں مسجد کا بنانا، دوسرے نیچے پیٹھک اور اوپر کی سطح پر مسجد کی تعمیر۔ زمین مشترکہ کے جس حصہ پر کوئی مالک قابض ہے تو وہ اپنے اس حصہ کو وقف بھی کر سکتا ہے۔ اور اس میں مسجد میں بنا سکتا ہے، کیوں کہ حصہ کے مطابق وہ مالک ہے۔ عرف عام کے مطابق قابض ہونے کی وجہ سے اپنے تمام شرکاء سے مقدم ہے۔ دوسرے شریک باقی ماندہ جگہ سے اپنا اپنا حصہ پورا کریں گے۔

سوال کا دوسرا پہلو... مسجد کے نیچے پیٹھک بنانے کی دو صورتیں ہیں، اول مصارف مسجد کے لیے پیٹھک بنانا، تو جائز ہے، کیوں کہ مفاد مسجد کے لیے ہے، دوم مسجد کے لیے زمین وقف کنندہ اگر اپنے ذاتی مفاد کے لیے پیٹھک بنائے تو جائز نہیں۔ ھذا ما عندي واللہ اَعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 09 ص